فون نمبر ۹ ۴
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
خطبہ نمبر ۲۸
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۔ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
روزنامہ
الفضل
ربوہ
یوم چہارشنبہ
The Daily
ALFAZL
RABWAH
ایڈیٹر
روشن دین تنویر
قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے
جلد ۵۳/۱۸ | ۳۰ تبوک ۱۳۴۳ ہش ۲۳ جمادی الاوّل ۱۳۸۴ھ ۳۰ ستمبر ۱۹۶۴ء | نمبر ۲۲۷

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

- محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب -

ربوہ ۲۹ ستمبر بوقت ۹ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی۔ اس وقت بھی طبیعت ٹھیک ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

اخبار احمدیہ

-○ ربوہ ۲۹ ستمبر۔ محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے کل مورخہ ۲۸ ستمبر بروز دوشنبہ نماز مغرب سے قبل مسجد مبارک میں قرآن مجید کا درس دیا۔ آپ نے سورۃ البقرہ کی آیت یُخٰدِعُوْنَ اللّٰہَ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَمَا یَخْدَعُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَھُمْ وَمَا یَشْعُرُوْنَ (وہ (یعنی منافقین) اللہ کو اور ان لوگوں کو جو ایمان لائے ہیں دھوکہ دینا چاہتے ہیں مگر (واقعہ میں) وہ اپنے سوا کسی کو دھوکہ نہیں دیتے ۔۔۔ اور وہ سمجھتے نہیں) کی لطیف تفسیر بیان فرمائی۔ محترم صاحبزادہ صاحب موصوف ہفتہ میں دو بار یعنی ہر پیر اور جمعرات کو درس دیتے ہیں۔ آئندہ درس یکم اکتوبر جمعرات کے روز نماز مغرب سے قبل ۵½ بجے ہوگا۔ احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہو کر قرآنی علوم و معارف سے مستفیض ہوں۔

-○ لائل پور ۔۔۔ محترم جناب شیخ محمد احمد صاحب مظہر امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع لائل پور گزشتہ کئی روز سے بعارضہ کھانسی و بخار بیمار ہیں احباب جماعت آپ کی شفائے کامل و عاجل کے لئے دعا کریں۔

-○ شیخوپورہ ۔۔۔ محترم چوہدری محمد انور حسین صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع شیخوپورہ گزشتہ دنوں بعارضہ ملیریا بیمار رہے ہیں۔ گو اب بخار تو نہیں مگر کمزوری ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہر ایک اپنے اندر غور کرے کہ اس کا اندرونہ کیسا ہے اور اس کے باطن کی کیا حالت ہے

اگر خدانخواستہ زبان پر کچھ ہے اور دل میں کچھ ہے تو پھر خاتمہ بالخیر نہ ہوگا۔

"ہر ایک اپنے اندر غور کرے کہ اس کا اندرونہ کیسا ہے اور اس کی باطنی حالت کیسی ہے۔ اگر ہماری جماعت بھی خدانخواستہ ایسی ہے کہ اس کی زبان پر کچھ ہے اور دل میں کچھ ہے تو پھر خاتمہ بالخیر نہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ جب دیکھتا ہے کہ ایک جماعت جو دل سے خالی ہے، محض زبانی دعوے کرتی ہے تو وہ غنی ہے پرواہ نہیں کرتا۔ بدر کی فتح کی پیشگوئی ہو چکی تھی، ہر طرح فتح کی امید تھی لیکن پھر بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رو رو کر دعا مانگتے تھے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ جب ہر طرح فتح کا وعدہ ہے تو پھر ضرورت الحاح کیا ہے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ ذات غنی ہے یعنی ممکن ہے کہ وعدہ الٰہی میں کوئی مخفی شرائط ہوں۔ پس ہمیشہ دیکھنا چاہیئے کہ ہم نے تقویٰ و طہارت میں کہاں تک ترقی کی ہے۔ اس کا معیار قرآن ہے۔ اللہ تعالیٰ نے متقی کے نشانوں میں ایک یہ بھی نشان رکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ مکروہات دنیا سے آزاد کرکے اس کے کاموں کا خود متکفل ہو جاتا ہے جیسے کہ فرمایا وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجْعَلْ لَّہٗ مَخْرَجًا وَّیَرْزُقْہُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ جو شخص خدا تعالیٰ سے ڈرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر مصیبت میں اس کے لئے مخلصی کا راستہ نکال دیتا ہے اور اس کے لئے ایسی روزی کے سامان پیدا کر دیتا ہے کہ اس کے علم و گمان میں نہ ہوں۔ یعنی یہ بھی ایک علامت متقی کی ہے کہ اللہ تعالیٰ متقی کو نابکار ضرورتوں کا محتاج نہیں کرتا۔ مثلاً ایک دکاندار یہ خیال کرتا ہے کہ دروغ گوئی کے سوا اس کا کام ہی نہیں چل سکتا۔ اس لئے وہ دروغ گوئی سے باز نہیں آتا اور جھوٹ بولنے کے لئے وہ مجبوری ظاہر کرتا ہے۔ لیکن یہ امر ہرگز سچ نہیں۔ خدا تعالیٰ متقی کا خود محافظ ہو جاتا اور اسے ایسے مواقع سے بچا لیتا ہے جو خلاف حق پر مجبور کرنے والے ہوں۔ یاد رکھو کہ جب اللہ تعالیٰ کو کسی نے چھوڑا تو خدا نے اُسے چھوڑ دیا اور جب رحمان نے چھوڑ دیا تو ضرور شیطان اپنا رشتہ جوڑے گا۔

یہ نہ سمجھو کہ اللہ تعالیٰ کمزور ہے، وہ بڑی طاقت والی ذات ہے جب اس پر کسی امر میں بھروسہ کرو گے تو وہ ضرور تمہاری مدد کرے گا وَمَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ فَھُوَ حَسْبُہٗ۔ لیکن جو لوگ ان آیات کے پہلے مخاطب تھے وہ اہل دین تھے، ان کی ساری فکریں محض دینی امور کے لئے تھیں اور ان کے دنیوی امور حوالہ بخدا تھے، اس لئے اللہ تعالیٰ نے ان کو تسلی دی کہ میں تمہارے ساتھ ہوں۔ غرض برکات تقویٰ میں سے ایک یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ متقی کو ان مصائب سے مخلصی بخشتا ہے جو دینی امور کے حارج ہوں۔"

(رپورٹ جلسہ سالانہ ۱۸۹۷ء صفحہ ۳۳ تا ۳۴)

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی ایک بصیرت افروز تقریر

باؤنڈری کمیشن کے سامنے جماعت احمدیہ نے مسلم لیگ سے الگ میمورنڈم کیوں پیش کیا؟

ضلع گورداسپور کی مسلم اکثریت کو اقلیت میں بدل دینے کی ناپاک سازش

فرمودہ ۲۷ دسمبر ۱۹۵۰ء۔ بمقام ربوہ

گزشتہ ایام میں پاکستان کے سابق چیف جسٹس جناب محمد منیر صاحب کا ایک مضمون "پاکستان ٹائمز" میں شائع ہوا تھا جس میں انہوں نے باؤنڈری کمیشن اور اس کی کارگزاری سے متعلق بعض واقعات پر روشنی ڈالتے ہوئے جماعت احمدیہ کے متعلق بھی چند امور کا ذکر کیا تھا۔ چنانچہ ایک تو انہوں نے اس امر کا اظہار فرمایا کہ چوہدری ظفر اللہ خان صاحب مسلم لیگ اور جماعت احمدیہ دونوں کی طرف سے باؤنڈری کمیشن میں پیش ہوئے تھے حالانکہ چوہدری صاحب صرف مسلم لیگ کی طرف سے ہی پیش ہوئے تھے۔ دوسرے انہوں نے اس امر پر حیرت کا اظہار فرمایا کہ وہ اس بات کو کبھی سمجھ نہیں سکے کہ احمدیوں نے باؤنڈری کمیشن کے سامنے علیحدہ نمائندگی کا کیوں اہتمام کیا۔ اس مضمون کے بارہ میں محترم چوہدری ظفر اللہ خان صاحب اور محترم شیخ بشیر احمد صاحب نے "پاکستان ٹائمز" کو وضاحتی مکتوبات تحریر فرمادئے تھے جو بالترتیب ۲۰ جولائی ۶۲ء کے پرچہ میں شائع ہو چکے ہیں۔

یہ الزام جماعت احمدیہ پر مخالفین کی طرف سے دیر سے لگایا جا رہا ہے۔ چنانچہ ۱۹۵۰ء میں بھی احراریوں نے لوگوں کو اشتعال دلانے کے لئے جہاں جماعت احمدیہ پر کئی قسم کے اور جھوٹے الزامات لگائے وہاں انہوں نے اس اتہام کو بھی نمایاں حیثیت دی۔ جب ان کی افترا پردازی حد سے بڑھ گئی تو جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک تقریر فرمائی جس میں بڑے زور کے ساتھ حضور نے ان الزامات کی تردید فرمائی اور بتایا کہ باؤنڈری کمیشن کے سامنے جماعت احمدیہ کی علیحدہ نمائندگی کی کیا وجوہ تھیں۔

حضور کی یہ تقریر ابھی تک شائع نہیں ہوئی تھی لیکن اب چونکہ اس فتنہ کو پھر ہوا دی گئی ہے اس لئے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ حضور کی تقریر کا یہ قیمتی حصہ جماعت کے احباب کو اصل حالات سے روشناس کرنے اور عوام کی غلط فہمیاں دور کرنے کے لئے شائع کر دیا جائے۔ یہ تقریر صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

(خاکسار محمد یعقوب مولوی فاضل انچارج شعبہ زود نویسی۔ ربوہ)

حضور نے احرار کے دیگر متعدد الزامات کا جواب دینے کے بعد فرمایا:۔
احرار نے عوام کو بھڑکانے کے لئے

یہ جھوٹا الزام

بھی تراشا ہے کہ چوہدری ظفر اللہ خان صاحب نے باؤنڈری کمیشن کے موقع پر ملک سے غداری کی چنانچہ اخبار "آزاد" ۹۔ دسمبر ۴۹ء لکھتا ہے:۔

"اگلے دن سکھوں نے اپنا کیس پیش کیا کہ ننکانہ ہماری زیارت گاہ ہے اسے کھلا شہر قرار دیا جائے۔ ہمارے ظفر اللہ صاحب بھی آن موجود ہوئے کہ آج میں پھر پیش ہونا چاہتا ہوں مجھے بھی اجازت دی جائے۔ آج میں نے مسلمانوں کا کیس پیش نہیں کرنا بلکہ جماعت احمدیہ کا کیس سکھوں کے مقابلہ میں پیش کرنا ہے تاکہ قادیان بھی کھلا شہر قرار دیا جائے۔ سیتل واد نے اعتراض کیا کہ اس نام کی کیا کوئی اقلیت ملک میں موجود ہے۔ ظفر اللہ نے کہا ہم اقلیت ہیں۔ ہم تمام مسلمانوں سے علیحدہ ہیں۔"

(آزاد ۹ دسمبر ۴۹ء)

یہ اُن لوگوں کا بیان ہے

جو اپنے آپ کو شریعت کے ٹھیکیدار سمجھتے اور ختم نبوت کے محافظ کہلاتے ہیں اور جن کا لیڈر یہ کہا کرتا ہے کہ میں آلِ رسول ہوں۔ اس جھوٹ کے بعد انہیں پتہ لگا کہ احمدیوں کی طرف سے میمورنڈم چوہدری ظفر اللہ خان صاحب نے پیش ہی نہیں کیا بلکہ شیخ بشیر احمد صاحب نے پیش کیا تھا۔ اس پر سول اینڈ ملٹری گزٹ میں انہوں نے یہ نوٹ شائع کر دیا کہ

"شیخ بشیر احمد نے جو لاہور کی جماعت احمدیہ کے امیر ہیں باؤنڈری کمیشن کے سامنے اپنی جماعت کی طرف سے وکالت کرتے ہوئے کہا تھا کہ ضلع گورداسپور جو اس وقت تک ۳۔ مارچ ۴۷ء کی ابتدائی سکیم کے مطابق پاکستان کا حصہ تھا ضرور اس سے علیحدہ کر دیا جائے اور قادیانیوں کی ایک علیحدہ اور آزاد ریاست بنا دی جائے۔ اُس نے اپنے دعویٰ کی بنیاد اس بات پر رکھی تھی کہ چونکہ قادیانی مسلمانوں کا حصہ نہیں ہیں اس لئے ان کو علیحدہ وحدت تسلیم کیا جائے۔"

(آزاد لے سول اینڈ ملٹری گزٹ ۱۹ دسمبر ۴۹ء)

ظاہر ہے کہ اس بات کو مسلمانوں کے سامنے پیش کرنے کے معنے ہی یہ تھے کہ جن لوگوں کو واقعات کا صحیح علم نہیں وہ کہیں گے کہ آخر کچھ نہ کچھ تو اس نے ضرور کہا ہو گا مگر بعد میں انہیں پتہ لگا کہ یہ بات بھی ثابت نہیں ہو سکتی اس پر انہوں نے

دوسرا رُخ بدلا

اور کہا:۔

"جب تین مارچ ۴۷ء کے بیان سے ضلع گورداسپور کے پاکستان میں شامل ہونے کا فیصلہ ہو چکا تھا۔ اور جب وہ مسلم اکثریت کا ضلع تسلیم کر لیا گیا تھا۔ اور جب قادیان بھی اس ضلع میں شامل تھا اور اس طرح قادیان کو پاکستان میں شامل ہونا تھا تو پھر آپ کو کیا ضرورت محسوس ہوئی تھی کہ مسلمانوں کی واحد نمائندہ جماعت سے علیحدہ اپنا محضر پیش کرتے اور آپ کے اس جواب کے کیا معنے کہ ہم نے محضر اس لئے پیش کیا تھا کہ قادیان پاکستان میں شامل ہو جائے جبکہ اُس کے پاکستان میں شامل ہونے کا فیصلہ ایک عرصہ پہلے ہی ہو چکا تھا۔ اور جب اس فیصلہ پر ہندوستان کو بھی اعتراض نہ تھا۔ ہم الفضل اور ان کے وکیل شیخ بشیر احمد کو چیلنج کرتے ہیں کہ اس محضر کو جو آپ نے مسلمانوں سے جدا جماعت احمدیہ کی طرف سے پیش کیا تھا من وعن شائع کرو تاکہ ملت اسلامیہ کو معلوم ہو سکے کہ تم نے ہم سے جدا کیا بات چیت کی تھی۔ اور ۳ مارچ کے واضح بیان کے بعد گورداسپور ہم سے کیوں چھین لیا گیا؟"

(آزاد یکم جنوری ۵۰ء)

یہ وہ الزامات ہیں

جو عام مسلمانوں کو بھڑکانے کے لئے احمدیوں پر لگائے گئے۔ یہ صاف بات ہے کہ اگر عوام کو یہ محسوس ہو کہ احمدیوں نے ضلع گورداسپور کو جدا کرنے کی کوشش کی اور وہاں جو خونریزی ہوئی ہے وہ محض احمدیوں کی وجہ سے ہوئی ہے تو لازماً ان کے اندر جوش پیدا ہو گا۔ چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کے متعلق جب یہ بات کہی گئی کہ انہوں نے گورداسپور کو پاکستان سے علیحدہ کرانے کی کوشش کی تو چونکہ وہ حکومت کے رکن تھے اس لئے حکومت مجبور ہوئی کہ وہ اس کی تردید کرے۔ چنانچہ

حکومت نے اعلان شائع کیا

کہ:۔

"یہ کہا گیا ہے کہ جولائی ۱۹۴۷ء میں باؤنڈری کمیشن کے روبرو آنریبل چوہدری محمد ظفر اللہ خان (موجودہ وزیر خارجہ پاکستان)

نے مسلم لیگ کی طرف سے کیس پیش کرتے ہوئے اس بات پر اصرار کیا کہ انہیں جماعتِ احمدیہ کی طرف سے بھی بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔ اور پھر بحث کے دَوران میں انہوں نے کمیشن سے کہا کہ "قادیان" کو کھلا شہر قرار دیا جائے۔ اور یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ انہوں نے دورانِ بحث میں اس بات پر بھی زور دیا کہ احمدیہ جماعت عام مسلمانوں سے ایک علیحدہ امتیازی حیثیت کی مالک ہے۔ پھر ان معروضہ بیانات کی بناء پر یہ بحث کی جاتی ہے کہ آنریبل چوہدری صاحب کی اس بحث نے کہ جماعت احمدیہ ایک علیحدہ فرقہ ہے گورداسپور کے مسلمانوں کی عام آبادی کے تناسب کو کم کر دیا۔ اور کمیشن نے اس جماعت کی علیحدہ حیثیت کی وجہ سے گورداسپور کے مسلم اکثریت والے ضلع کو مسلم اقلیت کا ضلع قرار دے کر پاکستان کی حدود سے نکال دیا۔ ایوارڈ کی رُو سے اسے پاکستان میں شامل ہونا چاہیئے تھا۔

حکومت کو یہ اعتراضات سُنکر سخت تعجب اور حیرت ہوئی ہے کیونکہ اسے پہلے ہی یہ علم تھا کہ ان اعتراضات میں کوئی حقیقت نہیں۔ اور یہ اصل واقعات کے بالکل خلاف ہیں لیکن اسکے باوجود حکومت نے ان اعتراضات کی پوری پوری تحقیقات کی جس نے یہ ثابت کر دیا کہ یہ الزامات اور اعتراضات کلیتہً بے بنیاد خلاف واقعہ اور جھوٹے ہیں۔

آنریبل چوہدری محمد ظفر اللہ خاں

ہرگز جماعتِ احمدیہ کی طرف سے پیش نہیں ہوئے

نہ آپ نے ان کی طرف سے کسی کیس کی وکالت کی اور نہ انہوں نے کبھی بحث کے دوران میں وہ باتیں کہیں جو ان کی طرف منسوب کی گئی ہیں"۔

جب گورنمنٹ کی طرف سے یہ اعلان ہوا تو احراریوں نے سوچا کہ اب کیا کریں۔ اب تو گورنمنٹ نے بھی تردید کر دی اور ہمارا جھوٹ ظاہر ہو گیا۔ چنانچہ انہوں نے اپنا رُخ بدل لیا دیکھئے کیا ہی نرم الفاظ میں اعلان ہوتا ہے "آزاد" لکھتا ہے:۔

"برسبیل تذکرہ تقریر کی روانی اور خطابت کے جوش میں سر ظفر اللہ کا نام بھی آتا رہا لیکن اصل مبحث قادیانی جماعت تھی نہ کہ سر ظفر اللہ کی ذات"۔
(آزاد ۲ر جون ۱۹۵۰ء)

اب ذرا اس کو پہلے بیان کے ساتھ ملا کر دیکھو۔ کیا چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب کا نام ضمناً آتا رہا ہے؟ پہلے انہوں نے کہا تھا "ہمارے ظفر اللہ بھی آن موجود ہوئے کہ آج میں پیش ہونا چاہتا ہوں"۔ مگر احرار کے نزدیک یہ واقعات کا ذکر نہیں صرف

خطابت اور تقریر کی روانی کا جوش ہے

پھر کہا تھا "آج میں نے مسلمانوں کا کیس پیش نہیں کرنا بلکہ جماعتِ احمدیہ کا کیس سکھوں کے مقابلہ میں پیش کرنا ہے" یہ بھی جوشِ خطابت ہے۔ اور چوہدری ظفر اللہ خاں کا ذکر ضمناً آ رہا ہے۔ دراصل مخاطب جماعتِ احمدیہ ہے۔ گویا ظفر اللہ اصطلاح ہے اور مراد اس سے جماعتِ احمدیہ ہے۔ یہ کتنا بڑا جھوٹ ہے جو انہوں نے بولا۔ پہلے کہا چوہدری ظفر اللہ خاں نے یوں کہا لیکن اس کے بعد آزاد نے مندرجہ ذیل مضمون لکھا جو میں سارا سُنا دیتا ہوں۔ پہلے میں نے اس کا تھوڑا سا حصہ سُنایا تھا:۔

"حکومت نے اس بیان سے عوام کو جہل مرکب میں ڈالنے اور غلط فہمی میں مبتلا کرنے کی جو کوشش کی ہے وہ انتہائی مذموم ہے (اس لئے کہ اُن کے جھوٹ کو ظاہر کیا گیا ہے اور ایسا کرنا سخت غلطی ہے۔) اس بیان کا مقصد محض قادیانی جماعت پر عائد شدہ الزامات کو سر ظفر اللہ پر منطبق کر کے عوام کے ذہنوں سے اُس اثر اور دلوں سے ان تاثرات کو دور کرنا ہے جو کہ مرزائی جماعت کے متعلق انکے دلوں میں موجود ہیں ..... برسبیل تذکرہ تقریر کی روانی اور خطابت کے جوش میں سر ظفر اللہ کا نام بھی آتا رہا لیکن اصل مبحث قادیانی جماعت تھی نہ کہ سر ظفر اللہ کی ذات"۔

گویا جو کچھ ہوا

زورِ خطابت سے ہوا ہے

یعنی جب احرار میں زورِ خطابت پیدا ہوتا ہے تو وہ سو فیصدی جھوٹ بولا کرتے ہیں۔ پھر کسی کو کیا حق ہے کہ اُن کی اس عادت کے باوجود اُن پر اعتراض کرے۔

پھر لکھا ہے:۔

"ہمارا الزام سر ظفر اللہ کی ذات پر نہیں بلکہ قادیانی جماعت پر ہے (گویا جہاں ہم نے ظفر اللہ کہا ہے وہاں قادیانی جماعت سمجھو) وہ جماعت کہ سر ظفر اللہ جس کا نفسِ ناطقہ ہے۔ (یعنی ہم نے خلاصۃً جماعتِ احمدیہ نہیں لکھا۔ ظفر اللہ لکھ دیا ہے) اور وہ الزام یہ نہیں کہ گورداسپور کیوں گیا (گویا یہاں گورداسپور کا سوال ہی نہیں) بلکہ وہ الزام یہ ہے کہ جب مسلم لیگ تمام مسلمانوں کی واحد نمائندہ جماعت تھی تو مرزائیوں نے مسلم لیگ کے نمائندے سے الگ اپنا وکیل کیوں پیش کیا۔ اور جب انتخابات کے ذریعہ یہ فیصلہ ہو چکا تھا کہ حق نمائندگی صرف مسلم لیگ کو ہی حاصل ہے تو مرزائی وکیل کو باؤنڈری کمیشن کے سامنے یہ کہنے کا کیا حق تھا کہ "قادیان بین الاقوامی یونٹ بن چکا ہے اور اسے حق ہے کہ ہندوستان میں رہے یا پاکستان میں"۔ اور یہ سب کچھ اس وقت کیا گیا جب سر ظفر اللہ مسلم لیگ کے نمائندہ کی حیثیت سے موجود تھے۔ اور جب تمام مسلمان انہیں اپنا نمائندہ تسلیم کرتے تھے تو انہوں نے بشیر احمد کو جُدا پیش ہونے سے کیوں نہ روکا۔ اور کیوں قادیانیوں کی جُدا پیشی کے خلاف احتجاج نہ کیا۔ اصل بات۔ اصل مسئلہ۔ اصل ملزم۔ اصل مجرم قادیانی جماعت ہے کہ جس نے جُدا نمائندہ اور الگ محضر پیش کیا۔ اور مسلم لیگ کو نمائندہ تسلیم کرنے سے عملاً انکار کر دیا۔ حکومت نے سر ظفر اللہ کے متعلق تحقیقات تو فرمائی۔ اور اس کی تردید بھی کی۔ تاکہ کسی طرح قادیانی جماعت کا چہرہ دُھل سکے۔ کیا حکومتِ پاکستان اس بات کی تحقیقات کو بھی تیار ہے کہ قادیانی جماعت نے وزارتی کمیشن سے کیا مطالبہ کیا تھا اور باؤنڈری کمیشن کے سامنے کیا بحث کی تھی"۔ (آزاد ۲ر جون ۱۹۵۰ء)

اس بیان میں

یہ دعویٰ

کیا گیا ہے کہ:۔

"حکومت نے اس بیان سے عوام کو جہل مرکب میں ڈالنے اور غلط فہمی میں مبتلا کرنے کی جو ناکام کوشش کی ہے وہ انتہائی مذموم ہے۔ اس بیان کا مقصد محض قادیانی جماعت پر عائد کردہ الزامات کو سر ظفر اللہ پر منطبق کر کے عوام کے ذہنوں سے اُس اثر اور دلوں سے ان تاثرات کو دور کرنا ہے جو کہ "مرزائی جماعت" کے متعلق ان کے دلوں میں موجود ہیں"۔

آخر میں لکھا ہے:۔

"برسبیل تذکرہ تقریر کی روانی اور خطابت کے جوش میں سر ظفر اللہ کا نام بھی آتا رہا لیکن اصل مبحث قادیانی جماعت تھی نہ کہ سر ظفر اللہ کی ذات"۔ میں نے اصل مضمون پڑھ دیا ہے اس میں جماعت کا کہیں ذکر نہیں صرف چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب کا ذکر ہے۔ پس "آزاد" کا یہ دعوےٰ صراحتاً جھوٹا ہے۔ نہ زورِ خطابت کا اس سے تعلق ہے نہ کسی اور شے کا۔ خالصتہً ظفر اللہ خاص پر الزام ہے اور وہ بھی خلافِ واقعہ کیونکہ سر ظفر اللہ خاں صاحب نہ جماعت کی طرف سے پیش ہوئے اور نہ انہوں نے ..... یہ باتیں کہیں۔ اب میں یہ بتاتا ہوں کہ اس بیان میں جتنی باتیں بیان کی گئی ہیں وہ سب کی سب جھوٹی ہیں۔ کیونکہ یہ طبقہ جو احرار سے تعلق رکھتا ہے ایک فیصدی بھی سچ نہیں بولتا۔ پہلی بات تو میں نے بتا دی ہے کہ یہ جھوٹ ہے۔ کہ الزام چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب پر تھا جماعت پر نہیں تھا۔ اب میں دوسری بات لیتا ہوں۔

دوسری بات یہ کہی گئی ہے کہ جب مسلم لیگ مسلمانوں کی واحد نمائندہ جماعت تھی تو "مرزائیوں" نے مسلم لیگ کے نمائندے سے الگ اپنا وکیل کیوں پیش کیا۔

میرا جواب یہ ہے

کہ جماعتِ احمدیہ کے الگ میمورنڈم پیش کرنے کی وجہ احرار اور اُن کے ہم خیال تھے۔ اگر وہ نہ ہوتے تو نہ ہم کو لیگ سے علیحدہ میمورنڈم پیش کرنے کی ضرورت تھی اور نہ مسلم لیگ کو ہم سے علیحدہ میمورنڈم پیش کرانے کی ضرورت تھی۔ واقعہ یہ ہے کہ جب باؤنڈری کمیشن مقرر ہوا تو طبعاً ہر جماعت نے خدمتِ قوم کے خیال سے اپنے اپنے میمورنڈم تیار کئے اور یہ خیال کیا گیا کہ جتنے زیادہ میمورنڈم ہوں گے اتنا ہی کمیشن پر زیادہ اثر ہوگا۔ زمیندار بھی کہیں گے ہم پاکستان میں شامل ہونا چاہتے ہیں۔ تاجر بھی کہیں گے ہم پاکستان میں شامل ہونا چاہتے ہیں اور اسی طرح دوسرے لوگ بھی۔ ہندوؤں کی طرف سے بھی بیسیوں انجمنوں نے میمورنڈم پیش کرنے کا ارادہ کیا۔ اسی خیال کے ماتحت جماعتِ احمدیہ نے بھی ایک میمورنڈم تیار کیا اور غالباً گورداسپور مسلم لیگ کی طرف سے بھی ایک میمورنڈم تیار کیا گیا اور وہ لوگ جنہوں نے یہ میمورنڈم تیار کیا تھا انکے نام یہ ہیں۔

غلام فرید صاحب ایم ایل اے۔ شیخ کبیر الدین صاحب۔ شیخ شریف حسین صاحب وکیل جو احراریوں کے لیڈر تھے۔ مولوی محبوب عالم صاحب جو ادکاڑہ میں احراریوں کے لیڈر بنے ہوئے ہیں۔ اور مرزا عبدالحق صاحب وکیل۔

کیا یہ لوگ مسلم لیگ کو مسلمانوں کا واحد نمائندہ خیال نہیں کرتے تھے۔ اسی طرح

امرتسر کی ایک انجمن

نے بھی علیحدہ میمورنڈم پیش کرنے کا ارادہ کیا اور بعض انجمنوں نے جالندھر اور ہوشیارپور سے بھی یہی ارادہ کیا کہ علیحدہ میمورنڈم پیش کیا جائے حقیقت یہ ہے کہ ہر ایک کے اندر ایک خاص جوش تھا کہ کسی طرح پاکستان کی طرف سے زیادہ سے زیادہ میمورنڈم بنائیں اور یہ کہیں کہ ہم پاکستان میں شامل ہونا چاہتے ہیں اس کا حکومت پر اثر ہوگا۔ گویا صرف "قادیانیوں" نے ہی علیحدہ میمورنڈم پیش نہیں کیا بلکہ مسلم لیگ کی ایک شاخ نے بھی ایسا کرنے کا ارادہ کیا۔ اور جنہوں نے علیحدہ میمورنڈم پیش کرنے کا ارادہ نہیں کیا وہ وہی لوگ تھے جو کہتے تھے ہم پاکستان کی "پ" بھی نہیں بننے دیں گے۔ اس لئے نہیں کہ

وہ مسلم لیگ کے نمائندے تھے۔ بلکہ اس لئے کہ وہ پاکستان کا وجود ہی گوارا نہیں کرتے تھے۔ ورنہ خود لیگیوں نے بھی علیحدہ میمورنڈم تیار کئے تھے تاکہ لیگ کو مضبوطی حاصل ہو۔

جب میمورنڈم پیش کرنیکا وقت قریب آیا

اور چوہدری صاحب مسلم لیگ کی طرف سے نمائندہ مقرر ہوئے تو انہوں نے جماعت کو اطلاع دی کہ فیصلہ یہ ہؤا ہے کہ دونوں فریق کی طرف سے صرف کانگریس اور لیگ کے میمورنڈم پیش ہوں کیونکہ دو ہی نقطۂ نگاہ ہیں۔ اور یہ دو تو انجمنیں دو مخالف خیالات کی نمائندگی کرتی ہیں۔ اس پر جماعت نے اپنے میمورنڈم کے پیش کرنے کا ارادہ چھوڑ دیا (یاد رہے کہ احمدیہ میمورنڈم تیار کر کے مسلم لیگ کو بھجوا دیا گیا تھا تاکہ کوئی اعتراض ہو تو وہ بتا دیں مگر انہوں نے اس پر کوئی اعتراض نہ کیا)۔

اس کے بعد کانگریس نے کسی مصلحت کے ماتحت اپنے وقت میں سے کچھ وقت سکھوں کو دے دیا اور اسی طرح اچھوتوں کو بھی۔ شاید ان کا یہ مطلب ہو کہ سکھوں کے مطالبے تو وہی ہیں جو کانگریس کے ہیں لیکن چونکہ یہ اجڈ قوم ہے کہیں یہ نہ کہدیں کہ جب تک سردار جی نہ بولیں گے ہم راضی نہیں ہوں گے۔ اور جب سکھ بولے تو شاید اچھوتوں میں بھی یہ خیال پیدا نہ ہو جائے اس لئے ان کو بھی وقت دو (پہلے فیصلہ کے مطابق وقت صرف لیگ اور کانگریس میں تقسیم تھا۔ اگر لیگ یا کانگریس اجازت نہ دیتی تو کوئی اور میمورنڈم پیش نہ ہو سکتا)۔

جب اس فیصلہ کا علم مسلم لیگ کو ہؤا

تو اس خیال سے کہ ہندوؤں کی طرف سے بعض دوسری قوموں کے لیڈر بھی پیش ہوں گے شاید اس کا بھی کوئی اثر پڑ جائے۔ لیگ نے فیصلہ کیا کہ ہم بھی ایک دو علیحدہ میمورنڈم پیش کر دیں۔ چنانچہ لیگ کی طرف سے ہمیں اور عیسائیوں کو ہدایت ملی کہ علیحدہ علیحدہ میمورنڈم پیش کرو ورنہ ہم پہلے ایسا کرنے کا ارادہ چھوڑ چکے تھے۔

کوئی کہہ سکتا ہے

کہ صرف احمدیوں کو ہی علیحدہ میمورنڈم پیش کرنے کی اجازت کیوں دی گئی۔ گورداسپور کی مسلم لیگ کو اجازت کیوں نہ دی گئی۔ اس کا جواب یہ ہے کہ مسلم لیگ گورداسپور بہرحال مسلم لیگ کہلاتی ہے۔ اور کوئی عقلمند نہیں کہہ سکتا کہ وہ مرکزی مسلم لیگ کے ساتھ متفق نہیں ہوگی۔ لیکن احراریوں نے یہ پراپیگنڈا کیا ہؤا تھا کہ احمدی مسلمان نہیں۔ اور شبہ تھا کہ ہندو سکھ ریڈکلف کو یہ نہ کہدیں کہ مسلمان احمدیوں کو مسلمان نہیں سمجھتے اس لئے ان کی آبادی کو نکال کر دیکھا جائے کہ آیا گورداسپور میں مسلم اکثریت ہے یا غیر مسلم اکثریت۔ حقیقت یہ ہے کہ ضلع گورداسپور میں

۶۰ ہزار احمدی تھے اور انہیں ملا کر مسلمان ۵۱،۱۴ فیصد تھے جس کے یہ معنے تھے کہ اگر احمدیوں کو باقی مسلمانوں سے علیحدہ کر دیا جاتا تو مسلمان ۴۸،۶۹ فیصد رہ جاتے اور غیر مسلم زیادہ ہو جاتے تھے۔

پس احراریوں نے جو یہ شرارت کی کہ احمدیوں کو باقی مسلمانوں سے علیحدہ سمجھا جائے اس کی وجہ سے

مسلم لیگ نے فیصلہ کیا

کہ ہم علیحدہ میمورنڈم پیش کریں۔ ورنہ ہندو کہدیں گے کہ یہ مسلمان نہیں اور ثبوت میں احراریوں کا فتوے پیش کر دیں گے۔ گویا احمدی اس لئے الگ پیش نہیں ہوئے کہ وہ اپنے آپ کو الگ سمجھتے تھے بلکہ ان کے الگ پیش ہونے کی ضرورت اس لئے سمجھی گئی کہ احراریوں نے یہ اعلان کیا ہؤا تھا کہ احمدی مسلمان نہیں۔ اگر ان سے علیحدہ پاکستان کی حمایت میں میمورنڈم پیش نہ کرایا جاتا تو ضلع گورداسپور میں مسلمان بڑی نمایاں اقلیت ہو جاتے تھے۔ چنانچہ بعد میں مسٹر تیجا سنگھ کی جرح نے ثابت کر دیا کہ احرار سکھوں اور ہندوؤں کی سکیم کا کس طرح احمدیہ میمورنڈم نے خاتمہ کر دیا۔ مسٹر تیجا سنگھ نے احمدی میمورنڈم کے پیش ہونے پر سٹ پٹا کر کہا کہ "احمدیہ موومنٹ کا اسلام میں موقف کیا ہے" یعنی آپ لوگ تو مسلمانوں میں ہیں ہی نہیں آپ ان کی طرف سے کس طرح بول رہے ہیں۔ شیخ بشیر احمد صاحب نے جو احمدیوں کی طرف سے میمورنڈم پیش کر رہے تھے جواب دیا کہ "ہمارا دعوٰے ہے کہ ہم اوّل سے آخر تک مسلمان ہیں ہم اسلام کا ایک حصّہ ہیں"۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہندوؤں اور سکھوں کا یہ منصوبہ تھا کہ وہ کہیں احمدی مسلمان نہیں۔ انہیں نکال کر معلوم کرو کہ آیا ضلع گورداسپور میں مسلمان اقلیت میں ہیں یا اکثریت میں۔ لیگ اسے بھانپ گئی اور اسنے پاکستان کی حمایت میں احمدیوں سے علیحدہ محضر پیش کروا دیا۔

دیکھو یہ احراری جھوٹے ہیں۔ پہلے انہوں نے کہا میمورنڈم چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب نے پیش کیا تھا اور اس لئے علیحدہ میمورنڈم پیش کیا کہ احمدی مسلمان نہیں لیکن

حقیقت یہ ہے

کہ میمورنڈم شیخ بشیر احمد صاحب نے پیش کیا اور مسٹر تیجا سنگھ کے اس سوال کے جواب میں کہ احمدیوں کا موقف کیا ہے شیخ بشیر احمد صاحب نے کہا ہم شروع سے آخر تک مسلمان ہیں اور اپنے آپ کو اسلام کا ایک حصہ سمجھتے ہیں مگر احرار جھوٹ بول کر کہتے ہیں کہ ہم نے باؤنڈری کمیشن کے سامنے یہ کہا کہ ہم مسلمان نہیں۔ ہم مسلمانوں سے الگ ہیں۔ کسی شاعر کا شعر ہے ؎

ہم آہ بھی کرتے ہیں تو ہو جاتے ہیں بدنام
وہ قتل بھی کرتے ہیں تو چرچا نہیں ہوتا

یہ لوگ کتنا بھی جھوٹ بولیں انہیں کوئی کچھ نہیں کہہ سکتا لیکن بدنام ہم ہیں۔ ہم کہتے ہیں ہم مسلمانوں کا ایک حصّہ ہیں لیکن وہ کہتے ہیں انہوں نے کہا تھا ہم مسلمان نہیں۔ "ہے" کو "نہیں" کہدینا کیا چھوٹی سی بات ہے؟

خلاصہ یہ ہے

کہ احمدیوں کا الگ میمورنڈم پیش کرنا احرار کی اس شرارت کو ختم کرنے کے لئے تھا کہ احمدی مسلمان نہیں۔ کیونکہ اگر اس کا جواب احمدیہ میمورنڈم میں دوسرے مسلمانوں کی حمایت کر کے نہ دیا جاتا تو گورداسپور میں مسلمانوں کی اکثریت کو ہندو سکھ اعداد و شمار سے غلط ثابت کر سکتے تھے۔ یاد رہے کہ بٹالہ تحصیل میں مسلمانوں کی تعداد تین لاکھ ساٹھ ہزار کے قریب تھی اور احمدی ووٹ پچپن ہزار ووٹ میں سے پانچ ہزار سے اوپر تھا۔ اور تحصیل گورداسپور شکرگڑھ اور پٹھانکوٹ میں دو ہزار سے زائد تھا۔ پس ووٹوں کے لحاظ سے احمدیوں کی تعداد زیادہ ..... بنتی ہے۔ مگر چونکہ احمدیوں میں تعلیم زیادہ تھی اس لئے تعلیم کی وجہ سے ان کے ووٹ ساٹھ ہزار میں سے اتنے بن گئے۔ صرف قادیان میں احمدی بارہ ہزار سے زائد تھے۔ اور ارد گرد کے پانچ چھ دیہات میں مزید پانچ ہزار تھے۔ گویا صرف قادیان اور اس کے ارد گرد کے دو دو میل کے حلقہ میں احمدی سترہ ہزار تھے۔ یعنی ۵ء۱ سارے ضلع کی آبادی کے۔ اگر قادیان کے علاوہ کوئی احمدی نہ ہوتا تب بھی احمدیوں کے نکالنے سے مسلمان اقلیت میں آجاتے تھے۔ پس احمدیوں کا میمورنڈم پیش کروانا مسلمانوں کے مفاد کے لئے نہایت ضروری تھا۔ اور لیگ نے جو فیصلہ کیا وہ بالکل درست تھا۔

دوسری بات یہ یاد رکھنے کے قابل ہے

کہ فیصلہ کے مطابق وقت صرف مسلم لیگ اور کانگریس کو ملا تھا۔ اگر مسلم لیگ ہمیں اجازت نہ دیتی تو احمدی میمورنڈم پیش ہی نہیں ہو سکتا تھا خان افتخار حسین خاں صاحب آف ممدوٹ، خواجہ عبدالرحیم صاحب سابق کمشنر، چوہدری اکبر علی صاحب اور دوسرے مسلم لیگی لیڈر اس بات کے گواہ ہیں کہ وقت صرف مسلم لیگ کو دیا گیا تھا ہمیں براہِ راست وقت نہیں ملا بلکہ مسلم لیگ نے اپنے وقت میں سے ہمیں کچھ وقت دیا۔ ورنہ ہم الگ محضر پیش ہی نہیں کر سکتے تھے۔ پھر کمیشن کے دو نو مسلمان جج جسٹس محمد منیر اور سابق جسٹس و حال گورنر سندھ ہز ایکسی لینسی شیخ دین محمد صاحب بھی اس کے گواہ ہیں۔ ان لوگوں کو معلوم ہے کہ اس میمورنڈم کے پیش کرنے میں برابر ان مسلم ججوں سے مشورہ کیا جاتا رہا۔ کیونکہ ان ججوں کے متعلق فیصلہ کیا گیا تھا کہ یہ قوم کے نمائندے ہیں۔ میں خود مسٹر جسٹس منیر کی کوٹھی پر گیا

ہز ایکسی لینسی شیخ دین محمد صاحب گورنر سندھ بھی وہاں آ گئے تھے۔ اسی طرح چوہدری نذیر احمد صاحب ممبر سروس کمیشن بھی اتفاقاً آ گئے تھے میرے ساتھ شیخ بشیر احمد صاحب اور درد صاحب بھی تھے۔ ہم نے اس میمورنڈم پر قانونی طور پر ڈِس کس (discuss) کی۔ اور اس کی کاپیاں ہم نے ان میں سے اکثر کو الگ بھی دیدی تھیں۔ پس یہ سوال نہیں کہ ہم نے مسلم لیگ سے الگ محضر پیش کیوں کیا بلکہ سوال یہ ہے کہ الگ محضر پیش کرایا گیا اور اس کی وجہ میں بتا چکا ہوں کہ احرار کی یہ شرارت تھی کہ احمدی مسلمان نہیں اور اس کا انہوں نے پروپیگنڈا کیا ہؤا تھا۔ اگر ہم علیحدہ پیش نہ ہوتے۔ تو ریڈکلف کو اِدھر اُدھر کے بہانے بنانے کی ضرورت ہی نہ تھی وہ احراریوں کا فتوٰے پیش کر کے کہہ سکتا تھا کہ چونکہ احمدی مسلمان نہیں اس لئے ان کو نکال دیا جائے تو مسلم آبادی ۴۵ فیصدی رہ جاتی ہے اس لئے یہ ضلع ہندوستان میں شامل ہونا چاہیئے۔ اس میمورنڈم کو پیش کرنے کا فائدہ یہ ہؤا کہ ریڈکلف کو اور بہانے تلاش کرنے پڑے جن کی وجہ سے ہم آج تک انگریزوں کو بدنام کر رہے ہیں۔ اُس وقت مسلم لیگ احراریوں کی شرارت کو بھانپ گئی اور اس نے دھوکہ نہیں کھایا۔ اب انگریزوں کے پاس اس فیصلہ کو درست ثابت کرنے کے لئے کوئی وجہ جواز نہیں۔ چنانچہ جب کوئی انگریز ہمارے پاس آتا ہے وہ شرمندہ ہو جاتا ہے۔ ان لوگوں کے ہندوستان سے تعلقات ہیں۔ ہندوستان کو پاکستان کے مقابلہ میں جو زک پہنچی اس کا اثر زائل کرنے کے لئے یہ شرارتیں کروائی جا رہی ہیں۔ اور یہ پروپیگنڈا کروایا جا رہا ہے کہ ضلع گورداسپور کا پاکستان سے الگ ہونا احمدیوں کی وجہ سے تھا۔ حالانکہ ہم نے میمورنڈم صرف اس لئے پیش کیا تھا کہ احراری چونکہ ہمیں مسلمانوں سے خارج سمجھتے تھے اس لئے تم ہمیں مسلم سمجھو یا غیر مسلم۔ ہم بہرحال پاکستان میں شامل ہونا چاہتے ہیں اور ہم مسلم لیگ کے ساتھ ہیں۔

"مسلمانوں کا رسول وہ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) ہے جس کی نبوت اور رسالت کا دامن قیامت تک دراز ہے۔

(حضرت مسیح موعودؑ)

سیرۃ صحابہ حضرت مسیح موعودؑ

حضرت منشی عبدالعزیز صاحب اوجلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(از مکرم چوہدری عبدالستار صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی لاہور)

(قسط نمبر ۲)

خلافتِ ثانیہ سے گہرا تعلق

جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ۱۸۹۹ء میں مولوی محمد علی صاحب مرحوم کے رشتہ کے لئے احباب جماعت کو تحریک کی۔ تو حضرت منشی عبدالعزیز صاحب نے اپنی برادری میں انکا رشتہ کر دیا۔ مولوی محمد علی صاحب نے آپ کی بڑی لڑکی سکینہ بیگم صاحبہ کا نکاح حضرت مولوی محمد دین صاحب (ناظر تعلیم ربوہ) سے کرا دیا۔ گویا مولوی محمد علی صاحب کا حضرت منشی صاحب سے گہرا تعلق تھا۔ مگر جب ۱۹۱۴ء میں مولوی محمد علی صاحب نے خلافت ثانیہ سے منہ موڑا تو حضرت منشی صاحب نے اول مولوی محمد علی صاحب کو سمجھانے کی کوشش کی۔ لیکن جب وہ نہ سمجھے تو ان سے کامل انقطاع کر لیا۔ اور پھر کبھی ان سے نہ ملے۔

ایک دفعہ مجھ سے ذکر کیا۔ کہ میرے دل میں بہت تڑپ تھی۔ کہ میری اولاد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اولاد کی خادم ہو۔ اس لئے مجھے اپنی لڑکی عائشہ (اہلیہ حضرت مولوی رحمت علی صاحب مبلغ سماٹرا و جاوا) کو دیکھکر بہت خوشی ہوتی ہے۔ کہ وہ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دل وجان سے خدمت کرتی ہے۔

قادیان میں رہائش۔ اولاد و وفات

ملازمت سے فارغ ہونے کے بعد آپ نے قادیان میں سکونت اختیار کی۔ مسجد مبارک کے قریب حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مکان کے پاس مکان بنوایا۔ ریلوے اسٹیشن کے پاس چند گھماؤں زمین خرید لی۔ بعد میں اپنے بیٹے چوہدری محمد شفیع صاحب اسسٹنٹ انجنیئر کے لئے بھی چند گھماؤں زمین قادیان میں خریدی۔

آپ کو خدا نے مندرجہ ذیل اولاد عطا فرمائی۔

(۱) چوہدری محمد شفیع صاحب ریٹائرڈ اسسٹنٹ انجنیئر۔ (۲) سکینہ بیگم اہلیہ حضرت مولوی محمد الدین صاحب ناظر تعلیم ربوہ۔ (۱۹۴۸ء میں فوت ہو گئیں) (۳) عائشہ بیگم اہلیہ حضرت مولوی رحمت علی صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ مبلغ سماٹرا و جاوا۔

(۴) حمیدہ بیگم اہلیہ چوہدری احمد جان صاحب۔ ریٹائرڈ سی۔ آئی۔ ڈی۔ او) امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی۔

(۵) امۃ الحفیظ اہلیہ خاکسار چوہدری عبدالستار۔ سیکشن آفیسر سیکرٹیریٹ مغربی پاکستان لاہور۔

آپ کی خدمت بڑی تین صاحبزادیوں نے بہت کی۔ وفات سے ۲ سال قبل آپ کے صاحبزادے چوہدری محمد شفیع صاحب بھی پنشن پاکر قادیان آگئے۔ اور انہوں نے بھی آپ کی بہت خدمت کی۔ وفات سے قریباً تین سال قبل ایک روز مجھ سے ذکر کیا۔ کہ۔ مجھے اپنی عمر رویا میں ۹۰ سال دکھلائی گئی ہے۔ میری عمر اب ۸۷ سال کے قریب ہے۔ آخری عمر تک آپ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب اور قرآن مجید پڑھ سکتے تھے۔ وفات سے ڈیڑھ سال قبل آپ باہر چلتے ہوئے کسی جگہ گر پڑے۔ جس سے دماغ کو صدمہ پہنچا۔ بعد میں آپ ۱۱ اپریل ۱۹۴۶ء کو بروز جمعرات بوقت عصر اپنے مولیٰ حقیقی سے جا ملے۔ مدرسہ احمدیہ قادیان میں بروز جمعہ آپ کا جنازہ سیدنا حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے پڑھا۔ اور آپ مقبرہ بہشتی قادیان میں قطعہ صحابہ میں مدفون ہوئے اور آپ کی اہلیہ محترمہ غلام فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جن کا نام نامی حضرت منشی صاحب کے نام کے ساتھ ۳۱۳ صحابہ کی فہرست میں درج ہے۔ ہجرت کے بعد ۳۰ ر مئی ۱۹۵۳ء (۱۶ ر ماہ رمضان) کو راولپنڈی میں فوت ہوئیں۔ اور مقبرہ بہشتی ربوہ میں قطعہ خاص میں جگہ ملی۔

آپ کے اوصاف

آپ میں نمود و نمائش بالکل نہ تھی۔ فروتنی کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ اور کبھی دربار مسیح یا خلفاء کے دربار میں آگے بڑھ کر بیٹھنے کی کوشش نہیں کی۔ ہر وقت خدا کی بے نیازی سے ڈرتے رہتے تھے پیکر سوز و دعا تھے۔ باقاعدہ تہجد گزار تھے۔ اور کلام الٰہی اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب سے عشق تھا۔ آپ فرشتہ خصلت تھے اور ہر پہلو سے ایک تبدیل شدہ انسان۔ آپ انوار سماوی کے مورد تھے۔ ایک متوکل انسان تھے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان سے خادمانہ عشق تھا۔

چند روایات حضرت منشی عبدالعزیز صاحب

حضرت منشی عبدالعزیز صاحب کی بہت سی روایات جناب مرزا عبدالحق صاحب وکیل نے لکھ کر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیں۔ جو سیرت المہدی حصہ سوم میں شائع ہو چکی ہیں۔ ان روایات میں سے بعض مندرجہ ذیل ہیں۔

۲۷ ر دسمبر ۱۹۳۲ء کو حضرت منشی عبدالعزیز صاحب نے مجھ سے بیان کیا۔ کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مسجد مبارک میں مع احباب کے تشریف رکھتے تھے۔ میں باہر سے آیا اور السلام علیکم عرض کیا۔ دل بہت چاہتا تھا۔ کہ حضور سے مصافحہ کروں۔ مگر چونکہ احباب اس طرز سے بیٹھے ہوئے تھے۔ کہ حضور تک پہنچنے کے لئے راستہ نہ تھا۔ دوستوں کے اوپر سے پھاند کر حضور تک جانا میں نے مناسب نہ خیال کیا۔ اس لئے السلام علیکم عرض کرکے بیٹھنے لگا۔ مگر حضور نے فرمایا۔ کہ میاں عبدالعزیز آؤ۔ مصافحہ تو کر لو۔ چنانچہ دوستوں نے مجھے راستہ دے دیا۔ اور میں نے جاکر حضور سے مصافحہ کر لیا۔

(روایت نمبر ۵۹۹۔ سیرت المہدی حصہ سوم)

منشی عبدالعزیز صاحب نے بیان کیا۔ کہ جہلم کے سفر میں خاکسار حضرت صاحب کے ہمراہ تھا۔ راستہ میں اسٹیشنوں پر لوگ اس کثرت سے حضرت صاحب کو دیکھنے کے لئے آتے تھے۔ کہ ہم سب تعجب کرتے تھے۔ کہ ان لوگوں کو کس نے اطلاع دے دی ہے۔ بعض نہایت معمولی سٹیشنوں پر بھی جو بالکل جنگل میں واقعہ تھے۔ بہت کثرت سے لوگ پہنچ گئے تھے۔ یوں معلوم ہوتا تھا۔ کہ کوئی خاص کشش ان کو کھینچ کر لائی ہے۔ جہلم پہنچ کر تو حد ہی ہو گئی۔ جہاں تک نظر جاتی تھی۔ آدمی ہی آدمی نظر آتے تھے۔ لوگوں کے لئے حضرت صاحب کو دیکھنے کے واسطے یہ انتظام کیا گیا تھا۔ کہ حضرت کو ایک مکان کی چھت پر بٹھا دیا گیا۔ ورنہ اور کوئی طریق اس وقت اختیار کرنا بوجہ اژدہام کے ناممکن تھا۔ اس سفر میں سید عبداللطیف صاحب شہید بھی حضرت کے ہمراہ تھے۔ احاطہ کچہری میں مجھ سے حضور باتیں کر رہے تھے۔ کہ عجب خاں صاحب نے فرطِ محبت سے حضور کی خدمت میں ہاتھ دینے کے لئے عرض کی۔ حضور نے اپنا ہاتھ بڑھایا۔ عجب خاں صاحب نے حضور کے ہاتھ کو بوسہ دیا۔ یہ سفر جہلم کرم دین جہلمی کے مقدمہ میں پیش آیا تھا۔

(روایت نمبر ۷۱۶۔ سیرت المہدی حصہ سوم)

۲۸ ر دسمبر ۱۹۳۲ء کو حضرت منشی عبدالعزیز نے مجھ سے بیان کیا۔ کہ خدا کے بندوں کا بھی عجب حال ہوتا ہے۔ بعض اوقات وہ دعا بھی نہیں کرتے مگر جو لوگ ان کی طرف رجوع کرتے ہیں محض اس رجوع سے ان کی مراد بر آتی ہے۔ یہاں قادیان کے قریب ایک گاؤں بھاگی ننگل ہے۔ وہاں ایک ہندو تھا۔ اس کے ہاں اولاد نہ ہوتی تھی۔ اس نے خدا سے عرض کی۔ کہ الٰہی اگر یہ قادیان والا (یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام) خدا رسیدہ ہے۔ تو اس کے طفیل ہی مجھے اولاد عطا فرما۔ اس پر اس کی اہلیہ حاملہ ہو گئی۔ اس نے اپنی بیوی سے کہا کہ میں نے اس طرح سے دعا کی تھی۔ اس کی بیوی نے کہا۔ کہ یہ محض وہم ہے۔ اس کے بعد اس کی بیوی کا حمل ساقط ہو گیا۔ پھر اس نے اسی طرح کی دعا کی۔ اور منت مانی۔ کہ میں جلسہ سالانہ پر آنے والے لوگوں کو گنے کا رس پلاؤں گا۔ چنانچہ اس کے ہاں بچہ پیدا ہوا۔ اور اس نے جلسہ پر آنے والوں کو گنے کا رس پلایا۔ میں نے خود بھی پیا۔

٭ میری ساس مکرمہ غلام فاطمہ اہلیہ حضرت منشی عبدالعزیز صاحب نے فرمایا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے میاں عبدالعزیز کو سیکھواں والے میاں جمال الدین۔ میاں خیرالدین۔ میاں امام الدین۔ اور مہر ساؤں کے ساتھ بھائی بھائی بنا دیا تھا۔ ان کے درمیان بہت محبت تھی۔

٭ مکرمہ آپا عائشہ بیگم مرحومہ بنت حضرت منشی عبدالعزیز (اہلیہ حضرت مولوی رحمت علی صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ مبلغ سماٹرا و جاوا) نے مجھ سے بیان کیا۔ کہ حضرت ام المومنین کے مکان کے نیچے جو کنواں ہے۔ وہ بنایا جا رہا تھا۔ لیکن ابھی نامکمل تھا۔ روپیہ ختم ہو جانے کی وجہ سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے معمار اور مزدور ہٹا دیئے۔ اس وقت حضرت منشی عبدالعزیز صاحب حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ایک سو روپیہ بطور نذرانہ پیش کیا۔ حضور بہت خوش ہوئے اور فرمایا۔ کہ منشی صاحب آپ کو کس طرح معلوم ہوا۔ کہ آج ہمارا روپیہ اس کنوئیں کے لئے ختم ہو گیا ہے۔ حضرت منشی صاحب نے عرض کیا۔ کہ حضور مجھے تو علم نہیں تھا۔ کہ کنوئیں کے لئے روپیہ ختم ہو گیا ہے۔ میں تو حضور کی خدمت میں ملاقات کے لئے حاضر ہوا ہوں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس بروقت امداد پر بہت خوش ہوئے۔ اور جزاکم اللہ فرمایا ٭

اپنی جماعت کیلئے ایک بہت ضروری نصیحت

"آج کل زمانہ بہت خراب ہو رہا ہے۔ قسم قسم کا شرک بدعت اور کئی خرابیاں پیدا ہو گئی ہیں۔ بیعت کے وقت جو اقرار کیا جاتا ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ یہ اقرار خدا کے سامنے اقرار ہے۔ اب چاہیئے کہ اس پر موت تک خوب قائم رہے۔ ورنہ سمجھو کہ بیعت نہیں کی اور اگر قائم ہو گے تو اللہ تعالیٰ دین و دنیا میں برکت دے گا۔ اپنے اللہ کے منشا کے مطابق پورا تقویٰ اختیار کرو۔ زمانہ نازک ہے۔ قہر الٰہی نمودار ہو رہا ہے جو اللہ تعالیٰ کی مرضی کے موافق اپنے آپ کو بنا لے گا۔ وہ اپنی جان اور اپنی آل و اولاد پر رحم کرے گا۔

(حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

وصایا

ضروری نوٹ :۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جارہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر ضروری تفصیل سے آگاہ کریں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہو جانے پر دیئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کی منظوری تک وصیت کنندہ اگر چاہے تو اس عرصہ میں چندہ عام ادا کرتا رہے مگر بہتر یہی ہے کہ وہ حصہ آمد ادا کرے کیونکہ وہ وصیت کی نیت کر چکا ہے۔

وصیت کنندگان۔ سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ کرلیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۱۷۴۶۲ :۔ میں فاروقہ شاہین بنت شیخ اشتیاق علی مرحوم قوم شیخ قانونگو پیشہ طالب علمی عمر ۱/۲ ۱۹ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۳/۱-13 ناظم آباد ڈاکخانہ کراچی ۱۸ ضلع کراچی صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۶/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے :۔

I۔ میرا زیور بتفصیل ذیل ہے -(۱) بالیاں طلائی وزن جوڑیاں وزن ۱ تولہ (۲) انگوٹھی طلائی ایک عدد وزن ۱/۲ تولہ جملہ وزن ۱/۲ ۱ تولہ۔ قیمت ۱۸۷/- روپے ہے۔ اس کے علاوہ میری اور کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میں اپنے زیورات کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

II :۔ مجھے میرے بڑے بھائی شیخ طلعت علی صاحب سے مبلغ پانچ روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتی رہوں گی نیز میرے مرنے کے بعد میری جسقدر جائیداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ الامۃ فاروقہ شاہین بقلم خود۔ گواہ شد برکت اللہ محمود مربی سلسلہ احمدیہ کراچی۔ گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد سیکرٹری وصایا کراچی۔

مسل نمبر ۱۷۴۶۳ :۔ میں منورہ سلطانہ زوجہ چوہدری منور احمد قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۲۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن سرگودھا ڈاکخانہ خاص ضلع سرگودھا صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۴/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ جو میری ملکیت ہے میں اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ مغربی پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن پاکستان ربوہ ہوگی۔

۱۔ حق مہر مبلغ پانچ ہزار/۵۰۰۰ روپیہ جو میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے۔

۲۔ زیورات :۔(۱) گلے کا ہار اور گلوبند طلائی ۸ تولے۔ (۲) کانٹے طلائی ۲ تولے۔ (۳) چوڑیاں اور کڑے ۴ تولے۔ (۴) انگوٹھیاں چار ۶ تولہ۔ کل ۲۰ تولے۔ کل قیمت ۲۴۰۰/- روپیہ

میرا اس وقت کوئی ذریعہ آمد نہیں ہے اگر کسی وقت کوئی ذریعہ آمد پیدا ہو جائے تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامۃ منورہ سلطانہ معرفت چوہدری منور احمد روزٹ کیمیکل انڈسٹریز سرگودھا۔ گواہ شد منور احمد بقلم خود خاوند موصیہ ۸/۴/۶۴ گواہ شد محمد عالم سیکرٹری مال جماعت احمدیہ سرگودھا شہر ۹/۴/۶۴۔ میری بیوی کا حق مہر مبلغ ۵ ہزار روپیہ ہے۔ میرے ذمہ ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی ادائیگی کا ذمہ دار ہوں۔ منور احمد بقلم خود خاوند موصیہ ۸/۴/۶۴۔ گواہ شد۔ سید مبارک احمد انسپکٹر وصایا ۸/۴/۶۴۔ گواہ شد۔ محمد عالم سیکرٹری مال جماعت احمدیہ سرگودھا شہر ۹/۴/۶۴۔

مسل نمبر ۱۷۴۶۴ :۔ میں خلیفہ عبدالمنان ولد خلیفہ عبدالرحیم قوم مغل پیشہ پرائیوٹ کنسلٹنگ انجنیئر عمر ۴۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن ۳۲/۲ جیل روڈ لاہور ڈاکخانہ لاہور ضلع لاہور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹ اپریل ۱۹۶۴ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری موجودہ جائیداد غیر منقولہ حسب ذیل ہے

۱۔ ایک پلاٹ واقعہ محلہ دارالیمن ربوہ رقبہ ایک کنال قیمت اندازاً ایک ہزار روپیہ ۱۰۰۰/- ہے۔ (۲) ایس ہاؤس بلڈنگ کارپوریشن و بینک سے قرضہ مندرجہ ذیل جائیداد کی کفالت پر روپیہ لیکر یہ جائیداد بنائی ہے اور یہ رقم انشاء اللہ بااقساط واپس کردی جائے گی۔

I۔ پختہ مکان واقعہ ۳۴/۲ جیل روڈ لاہور تقریباً دس مرلہ رقبہ اور موجودہ قیمت مالیت تقریباً تیس ہزار روپیہ ۳۰،۰۰۰/- روپے

(ب) زمین رقبہ قریباً پانچ کنال سکنی پلاٹ میں ایک مکان زیر تعمیر واقعہ سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی نمبر ۲۴/D جس پر اندازاً پینتالیس ہزار (۴۵،۰۰۰/- روپے) خرچ ہو چکا ہے۔ مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر کوئی اور جائیداد زندگی میں پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز ربوہ کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات کے بعد جو میرا ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ میرا گذارہ میری ماہوار آمد پنشن مبلغ ایک سو ستر ۱۷۰/- اور بصورت پرائیوٹ پریکٹس بارہ صد ۱۲۰۰/- روپیہ ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا۔ ربنا تقبل منا

العبد خلیفہ عبدالمنان ۳۴/۲ جیل روڈ لاہور ۱۹/۴/۶۴

گواہ شد۔ نور احمد خان جنرل سیکرٹری وصایا لاہور ۲۰/۴/۶۴

امۃ النصیر بیگم خواجہ عبدالمنان ۳۴/۲ جیل روڈ لاہور۔ گواہ شد محمد ابراہیم انسپکٹر وصایا ربوہ حال جماعت احمدیہ لاہور ۱۹/۴/۶۴

ہمیشہ

اپنی

طارق ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ

کی آرام دہ بسوں پر سفر کیجئے

(جنرل منیجر)

عمارتی لکڑی

ہمارے ہاں عمارتی لکڑی۔ دیار۔ کیل۔ پڑتل۔ چیل۔ کافی تعداد میں موجود ہے ضرورت منداحباب ہمیں خدمت کا موقع دے کر مشکور فرمائیں :

گلوب ٹمبر کارپوریشن۔ ۲۵۔ نیو ٹمبر مارکیٹ لاہور

سٹار ٹمبر سٹور۔ ۹ فیروز پور روڈ لاہور۔ لائل پور ٹمبر سٹور۔ راجباہ روڈ لائل پور۔ فون ۳۸۰۸

نور کاجل لاہور میں

لاہور کے احباب کے اصرار پر ان کی سہولت کیلئے نور کاجل شفاء میڈیکو چوک میو ہسپتال لاہور سے مل سکے گا۔

دوسرے شہروں میں جو دوست نور کاجل کی ایجنسی لینا چاہیں وہ ہم سے خط و کتابت کریں معقول کمیشن دیا جائے گا۔

منیجر خورشید یونانی دواخانہ۔ رجسٹرڈ ربوہ

دو کتب

(۱) PSALMS OF AHMAD

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے اردو اشعار کا انگریزی منظوم ترجمہ۔

مترجم :۔ صوفی عبدالقدیر صاحب نیاز۔ زیر طبع

(۲) رحمۃ للعالمین :۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے اردو رسالہ کا انگریزی ترجمہ

مترجم :۔ صوفی عبدالقدیر صاحب نیاز۔ زیر طبع

الناشر۔ دفتر ریویو آف ریلیجنز ربوہ

مطب

حکیم محمد شفیع مرحوم ممتاز الاطباء

زنانہ اور مردانہ امراض کا کامیاب علاج

ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ

انصار اللہ کے مرکزی اجتماع میں احباب کثرت سے شریک ہوں

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

نصرت رائیٹنگ پیڈ

جس پر

أليس الله بكاف عبده

کا بلاک پرنٹ شدہ ہے

ملنے کا پتہ: نصرت آرٹ پریس ربوہ

قرآن مجید

عکسی قرآن، حمائلیں، باترجمہ اور بلاترجمہ

چھوٹی تقطیع سے لیکر بڑی تقطیع تک

تفسیریں، تکور وغیرہ۔ اور ہر قسم کی اسلامی کتابیں

مکمل فہرست مفت منگوائیں

تاج کمپنی لمیٹڈ پوسٹ بکس نمبر ۵۳۰ کراچی

تریاق چشم رجسٹرڈ کی اعجازی تاثیر

میں خود بھی حیران ہوں اور نہ ہی موجد کا دعوےٰ ہے مگر لوگ کہتے ہیں کہ آپ کا سرمہ تریاق چشم بیس سالہ ککرے تین چار دن میں ختم کر دیتا ہے۔ چوہدری نصیر احمد صاحب گوٹھ احمدیہ ضلع تھرپارکر سندھ پھر ڈاکٹر اور حکیم بھی بار بار اپنے دواخانہ میں مریضان چشم کے لئے منگواتے ہیں۔ چنانچہ ڈاکٹر حبیب اللہ خان صاحب آف ملتان فرماتے ہیں پانچ تولہ تریاق چشم بذریعہ وی پی ارسال فرمادیں۔ پھر سید طہٰم صاحب اندی ٹوپی ضلع مردان تحریر فرماتے ہیں۔ ۱۲ شیشی تریاق چشم بذریعہ وی پی ارسال فرمادیں۔ اب آپ خود ہی غور فرمادیں کہ اس سے بڑھ کر مریضان چشم کے لئے اور کیا یقینی شہادت ہو سکتی ہے۔ تریاق چشم ایک نباتاتی مرکب ہے جو ککروں کو زائل کرتا ہے۔ سرخی اندر ہو یا باہر کاٹ دیتا ہے۔ زخم خارش۔ دھند۔ گیہ۔ گوہانجنی۔ رتکی۔ روشنی میں آنکھ نہ کھلنا اور مطالعہ سے محروم رہنا سب کے لئے بے حد مفید ہے۔ چالیس سال کے دوران میں اسسٹنٹ کیمیکل ایگزیمر صاحب اور دیگر نامور ڈاکٹروں اور اعلیٰ تعلیم یافتہ طبقہ سے امتیازی سرٹیفکیٹ حاصل کر چکا ہے۔ خدمت خلق کے پیش نظر قیمت وہی ہے جو چالیس سال پہلے مقرر کی گئی تھی۔ قیمت ۱۵ روپے تولہ۔ نوٹ: اب کوئی صاحب سابقہ پتہ گرمی شاہدولہ صاحب ضلع گجرات پر آرڈر نہ بھیجیں۔

المشتہر:- مرزا محمد شریف منیجر تریاق چشم حویلی منصف نزد سول ہسپتال چنیوٹ ضلع جھنگ

سوانح حیات حضرت میاں بشیر احمد صاحب رضؓ

حضرت مرزا البشیر احمد صاحب رضؓ کی یہ سب سے پہلی سوانح عمری ہے جو پبلک میں آئی ہے۔ اسے شیخ محمد اسمٰعیل پانی پتی نے ایک سال کی محنت میں مرتب کیا ہے۔ حضرت میاں صاحب رضؓ کے مفصل حالات زندگی۔ آپ کے قومی اور مذہبی کارنامے۔ آپ کی خدمات سلسلہ تفسیر القرآن انگریزی تفصیلی تاریخ۔ آپ کی پچاس تصنیفات کا الگ الگ حال۔ آپ کی چالیس غیر مطبوعہ تحریریں۔ آپ رضؓ کے بھائی بہنیں اور آپ کی تمام اولاد۔ یہ ساری باتیں اس کتاب میں بڑی خوبی اور وضاحت سے بیان کی گئی ہیں۔ نہایت ہی ایمان افروز اور معلومات افزا کتاب ہے۔ شروع میں میاں صاحب کا نفیس فوٹو اور آپ کے خط کا عکس۔ سرورق نہایت خوشنما۔ قیمت ۳ روپے

ملنے کا پتہ:- محمد احمد اکیڈمی رام گلی نمبر ۳ لاہور

سردیوں کیلئے کپڑے

امریکن گرم کپڑوں کی سربند گانٹھوں کا مال گارمنٹس سٹور گول بازار (متصل ڈاک خانہ) ربوہ میں کھل چکا ہے۔ جہاں مردانہ اور زنانہ ضروریات، کوٹ۔ پتلون جیکٹ۔ کوٹی گاؤن۔ فراک وغیرہ وغیرہ مل سکتے ہیں

شنیل کے کپڑے اور ٹکڑے نیز بچوں کے کپڑوں کا مختلف قسموں کا ستھرا اور سستا مال دیدہ زیب ڈیزائنوں میں موجود ہے۔

پروپرائٹر گارمنٹس سٹور گول بازار ربوہ

دنیائے طب کی مایۂ ناز دوا

انگزینا

ایک حیرت انگیز دوا جو بہت سی امراض کا واحد علاج ہے

- یہ گولیاں معدہ کو طاقت دیتی۔ غذا ہضم کرتی اور ریح کو خارج کرتی ہیں
- نظام ہضم کی اصلاح کر کے پیٹ درد۔ نفخ۔ قبض تبخیر معدہ اور باد گولہ کو دور کرتی ہیں
- ریحی۔ عصبی۔ عضلاتی اور مفاصل کی درد اور جسم عام دردوں کے لئے بہت مفید ہیں
- سستی اور کمزوری دور کر کے توانائی پیدا کرتی ہیں۔
- موسم سرما میں اس کا باقاعدہ استعمال سردی کے مقابلہ کی طاقت پیدا کرتا ہے۔ بوڑھوں کے لئے تو نعمت غیر مترقبہ ہیں۔

ترکیب استعمال: بڑوں کیلئے ایک یا دو گولی صبح و شام بعد غذا ہمراہ آب

خورشید یونانی دواخانہ گول بازار ربوہ

عو الشافی

بہت سی بیماریوں کا علاج اور اعلیٰ درجہ کا مقوی اعصاب اعضائے رئیسہ کو طاقت دینے کیلئے سریع التاثیر دوا

جوہر مقویات

طاقت کو محفوظ رکھتا ہے گرمی دور کرتا ہے۔ خون بڑھا کر مسرت بھری طاقت سے مالا مال کرتا ہے۔ ہر دو عورتوں بوڑھوں کے لئے یکساں مفید۔ دیرینہ بیماری حقیقت لکھ کر مشورہ مفت طلب فرمائیں۔ قیمت ۳۰ خوراک ۵ روپے

احمدیہ دواخانہ متصل ٹی آئی پرائمری سکول ربوہ

تاریخ احمدیت حصہ نہم

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے سنہرے دور کے واقعات جلسہ سالانہ کے موقعہ پر حاصل کریں۔

ادارۃ المصنفین ربوہ ضلع جھنگ

مذہبی کتب

اردو، عربی اور انگریزی زبانوں میں خریدنے کے لئے ہمیشہ ہمیں یاد رکھیں۔

اورینٹل اینڈ ریلیجس پبلشنگ کارپوریشن لمیٹڈ گول بازار ربوہ

ربوہ کے احباب

الفضل کا تازہ پرچہ

ملک جی برادرز گول بازار ربوہ سے حاصل کریں

ہمدرد نسواں (اٹھرا کی گولیاں) دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں۔ مکمل کورس انیس روپے

قرآن کریم ہر قسم کے علوم حاصل کرنے کی تعلیم دیتا ہے

جس طرح دینی احکام پر عمل کرنا ضروری ہے اسی طرح یہ بھی ضروری ہے کہ ہم دنیوی علوم بھی سیکھیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی احمدی نوجوانوں کو ایک اہم نصیحت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ۶ دسمبر ۱۹۵۴ء کو تعلیم الاسلام کالج ربوہ کی نئی عمارت کا افتتاح کرتے ہوئے نوجوان طلبہ کو بہت ہی بیش قیمت نصائح سے نوازا تھا۔ حضور نے انہیں تلقین فرمائی تھی کہ وہ اپنے آپ کو دینی اور دنیوی دونوں علوم سے آراستہ کریں۔ حضور نے فرمایا تھا کہ "دنیا کے تمام علوم سیکھو لیکن اس بات کو یاد رکھو کہ تمہارا کردار ہمیشہ اسلامی تعلیم کے مطابق ہونا چاہیئے"۔

اپنی اس پُر معارف تقریر میں حضور فرماتے ہیں:-

تعلیم الاسلام کے متعلق غلط طور پر کہا جاتا ہے کہ اس کے معنے صرف نماز روزہ کے ہیں۔ قرآن کریم سب علوم سے بھرا پڑا ہے خدا تعالےٰ نے شریعت اور قانون قدرت دونوں کو بنایا ہے پھر یہ عجیب بات ہے کہ ہم ان میں سے ایک کو مانتے ہیں اور ایک کو نہیں مانتے۔ قانون قدرت بھی مذہب ہے اور خدا تعالےٰ کا بنایا ہوا ہے اور اس کے نتائج بھی یقینی ہیں قانون قدرت خدا تعالےٰ کا فعل ہے اور شریعت اس کا قول ہے اگر ہم خدا تعالےٰ کے قول سے استدلال کرتے ہیں تو اس کے فعل سے کیوں استدلال نہ کریں۔ خدا تعالےٰ کے قول کو لے لینا اور اس کے فعل کو ترک کر دینا ایک نئے ڈھنگ اور بے اصولے آدمی کا کام ہے خدا تعالےٰ مومنوں کو نصیحت کرتا ہے کہ

لِمَ تقولون ما لا تفعلون۔

تم وہ کچھ کیوں کہتے ہو جو تم کرتے نہیں، گویا اس نے ہمیں ہدایت کی ہے کہ ہم جو کچھ کہتے ہیں وہ کریں بھی۔ پھر خدا تعالےٰ یہ کس طرح کر سکتا ہے کہ وہ کہے کچھ اور کرے کچھ۔ ہمارا خدا تعالےٰ کے متعلق اس قسم کا اعتقاد رکھنا درست نہیں ہو سکتا اس نے دین کو بھی بنایا ہے اور زمین و آسمان کو بھی پیدا کیا ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ ایک اس کا قول ہے اور دوسرا اس کا فعل اور یہ دونوں چیزیں ایک دوسرے کی مؤید ہیں اور جب خدا تعالےٰ کا قول اور فعل ایک دوسرے کے مؤید ہیں تو دنیا میں جتنے مضامین پائے جاتے ہیں وہ قرآن کریم کے شاہد ہیں جس طرح ہمارے لئے یہ ضروری ہے کہ نماز روزہ کے احکام پر عمل کریں اسی طرح یہ بھی ضروری ہے کہ حسب استطاعت دنیوی علوم بھی سیکھیں۔......

یاد رکھو دنیوی علوم کا سیکھنا جرم نہیں، بلکہ ان کا سیکھنا بہت ضروری ہے۔ قرآن کریم ان سب علوم کی تائید کرتا ہے خدا تعالےٰ نے سیروا فی الارض کہہ کر تاریخ اور جغرافیہ کی طرف توجہ دلاتا ہے۔ اسی طرح کہتا ہے تم اسراف سے کام نہ لو بلکہ اقتصاد کو ملحوظ رکھو۔ یہ کام بغیر حساب کے کس طرح ہو سکتا ہے۔ پھر قرآن کریم کہتا ہے کہ تم ستاروں اور سورج اور چاند کی گردش کی طرف دیکھو اور یہ کام علم ہیئت کے بغیر نہیں ہو سکتا پھر قرآن کریم نے سائیکالوجی کو بار بار پیش کیا ہے کہتا ہے افلا تعقلون۔ افلا تفقہون۔ اسی طرح منطق کو بیان کرتا ہے۔ مثلاً فرماتا ہے مشرکین کہتے ہیں کہ ہم وہی کریں گے جو ہمارے باپ دادا کرتے آئے ہیں۔ خدا تعالےٰ فرماتا ہے اگر تمہارے باپ دادا بیوقوف بھی ہوں تو کیا پھر بھی تم وہی کچھ کرو گے جو وہ کرتے چلے آئے ہیں۔ اب دیکھو یہ منطق ہے اس میں بتایا گیا ہے کہ تمہارے باپ دادا بیوقوفی کی وجہ سے تباہ ہوئے تھے کیا تم بھی ان کے نقش قدم پر چل کر تباہ ہو گے۔ غرض قرآن کریم ہر قسم کے علوم کو حاصل کرنے کی تعلیم دیتا ہے۔ جب حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے ہائی سکول کا قیام فرمایا تو اس کا نام تعلیم الاسلام ہائی سکول رکھا آپ کی نقل میں ہم نے بھی اس کالج کا نام تعلیم الاسلام کالج رکھا ہے۔ آپ نے جب سکول بنایا تو آپ کی غرض یہ تھی کہ اس میں صرف قرآن کریم اور حدیث ہی نہیں بلکہ دوسرے دنیوی علوم بھی پڑھائے جائیں گے اور اس طرح آپ دنیا کو یہ بتانا چاہتے تھے کہ دوسرے علماء نے جو بعض دنیوی علوم کو غیر اسلامی کہا ہے غلط ہے یہ سب چیزیں خدا تعالےٰ نے بنائی ہیں۔ اس لئے جو چیز بھی دنیا میں پائی جاتی ہے اس سے فائدہ اٹھانا ضروری ہے پھر اپنی ذات میں کوئی علم بُرا نہیں۔ ہر علم سے لوگ فائدہ اٹھاتے ہیں گو سارے علوم میں دسترس رکھنے والے زیادہ نہیں ہوتے"۔

(الفضل ۲۳ دسمبر ۱۹۵۵ء)

چندہ جلسہ سالانہ

چندہ جلسہ سالانہ ایک اہم اور لازمی چندہ ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ مبارک سے جاری ہے اور نہایت ہی مؤثر اور بہت بڑے تبلیغی اور تربیتی کام پر خرچ ہوتا ہے چنانچہ اس چندہ کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

"حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جلسہ سالانہ کو ایک مستقل کام قرار دیا ہے اور فرمایا ہے کہ "اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلاء کلمۂ اسلام پر بنیاد ہے اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالےٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں"۔ (اشتہار ۷ دسمبر ۱۸۹۲ء) پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جلسہ سالانہ کو ایک مستقل کام قرار دیا ہے اور فرمایا ہے کہ خدا تعالےٰ کے حکم سے یہ سلسلہ جاری کیا گیا ہے۔ پس اگر چندہ جلسہ سالانہ کو الگ رکھا جائے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زور دینے کی وجہ سے کہ ہمارا جلسہ سالانہ دوسرے لوگوں کے جلسوں کی طرح نہیں مومنوں کا اس چندہ میں حصہ لینا ان کے ایمانوں کو ہمیشہ تازہ کرنے کا موجب بنتا رہے گا۔" (رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۴۳ء)

اللہ تعالےٰ کے فضل سے ہماری جماعت کے احباب پر اس چندہ کی اہمیت اور ضرورت واضح ہو چکی ہے اور بہت سی جماعتیں ابتدائے سال یعنی ماہ مئی سے ہی چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی شروع کر دیتی ہیں۔ جن جماعتوں نے ابھی تک اس چندہ کی طرف توجہ نہ کی ہو وہ اب فوری طور پر اس کی فراہمی کا انتظام کریں کیونکہ اب جلسہ سالانہ کے انعقاد میں بمشکل اڑھائی تین ماہ کا عرصہ رہ گیا ہے اور جلسہ کے انتظامات کے لئے رقم کی ضرورت ہے تمام جماعتوں سے التماس ہے کہ جلسہ سالانہ سے پہلے پہلے اس چندہ کا اپنا اپنا بجٹ پورا کریں۔ اور اس کے لئے باقاعدہ پروگرام کے ماتحت جدوجہد کریں۔ (ناظر بیت المال ربوہ)

فوری ادائیگی کی ضرورت

وقف جدید کے چندہ کی ادائیگی کی رفتار ناتسلی بخش ہے احباب جماعت سے مخلصانہ گزارش ہے کہ مہربانی فرما کر ادائیگی کی طرف توجہ دیں اسی طرح نئے وعدے بھجوانے والے احباب اگر وعدوں کے ساتھ ادائیگی فرما سکیں تو بہت ہی کار ثواب ہوگا اللہ تعالےٰ سب ایسے مخلصین کو اپنے حضور سے جزائے خیر دے۔ آمین (ناظم مال وقف جدید)

ضلع سیالکوٹ کے احباب کے لئے ضروری اعلان

ضلع سیالکوٹ کے عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ، قائدین مجالس خدام الاحمدیہ اور زعماء مجالس انصار اللہ کا مشترکہ تربیتی اجتماع مورخہ ۱۰، ۱۱ اکتوبر ۱۹۶۴ء بروز ہفتہ و اتوار، جامعہ احمدیہ سیالکوٹ شہر میں منعقد ہوگا۔ مرکز سے محترم صدر صاحبان مجالس انصار اللہ و خدام الاحمدیہ، مکرم ناظر صاحب اصلاح وارشاد و مکرم ناظر صاحب بیت المال اور متعدد دیگر علمائے کرام تشریف لا کر اجتماع میں شرکت فرمائیں گے۔ علاوہ ازیں مکرم ثاقب صاحب زیروی بھی لاہور سے تشریف لا رہے ہیں۔

ضلع سیالکوٹ کی جماعت ہائے احمدیہ اور مجالس انصار اللہ و خدام الاحمدیہ کے عہدیداران اور دیگر احباب اس اجتماع میں ضرور شامل ہوں۔ قیام و طعام کا انتظام جماعت احمدیہ سیالکوٹ کے ذمہ ہوگا۔

(امیر جماعت احمدیہ سیالکوٹ)

جماعت احمدیہ وزیر آباد کا چھٹا سالانہ جلسہ

جماعت احمدیہ وزیر آباد انشاء اللہ العزیز مورخہ ۴ اکتوبر ۱۹۶۴ء بروز جمعۃ المبارک اپنا جلسہ سالانہ منعقد کر رہی ہے۔ جلسہ ۲ بجے تا ۵ بجے شام اور ۸ بجے تا ۱۱ بجے شب ہوگا۔ اس جلسہ میں محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب و محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب محترم مولانا ابوالعطاء صاحب اور محترم شیخ مبارک احمد صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد تقاریر فرمائیں گے

جملہ احمدی احباب اور خصوصاً ضلع سیالکوٹ گجرات اور گوجرانوالہ کے احباب سے درخواست ہے کہ وہ بکثرت شامل ہو کر مستفیض ہوں۔ جلسہ میں مستورات کے لئے انتظام نہیں ہوگا۔ تشریف لانے والے احباب بستر ہمراہ لا دیں۔

(امیر جماعت احمدیہ وزیر آباد)